اسد محمد خاں
رُکے ہوئے ساون
گیت

**PDF By : Meer Zaheer Abass Rustmani**

Cell NO : +92 307 2128068 – +92 308 3502081

-----◈◈◈◈◈◈◈◈◈◈◈-----

# رُکے ہوئے ساون

اسد محمد خاں

فضلی سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
اردو بازار - کراچی

فروغ ادب کے لیے باکفایت پیپر بیک کتابی سلسلہ پہلا سیٹ

اس سیریز میں شامل کتب

| | | |
|---|---|---|
| واہ برطانیہ | سفرنامہ | قمر علی عباسی |
| رکے ہوئے ساون | گیت | اسد محمد خان |
| زخم دل | ناول | ابوالفضل صدیقی |
| میں شاخ سے کیوں ٹوٹا | افسانے | آصف فرخی |
| بچے تتلی پھول | شاعری | ن - م - دانش |
| مٹھی بھر ستارے | ناول | رفیق شامی |
| سارے کام ضروری تھے | شاعری | حارث خلیق |

**Ruke huay sawan**

(poetry)

by

Asad Muhammad Khan

ISBN 969-441-022-3



نام کتاب
رکے ہوئے ساون
گیت
از
اسد محمد خان

اشاعت اول
1997

ناشر و طابع
فضلی سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
اردو بازار کراچی
email: fazlee tarique.Khi.sdnpk.undp.org

تقسیم کار
فضلی بک سپر مارکیٹ
4- ماما پارسی بلڈنگ ٹمپل روڈ اردو بازار کراچی

1- میرے اللہ میرے مولا

2- مرے بچھڑے میت ملا دو

3- سندر نام تہار نبی جیؐ

4- ندیا اور پتوار انھی کے

5- سیاں رے سیاں (الہیا)

6- یار مرے گھر آتے ہیں (یمن کلیان)

7- موہے چھوڑ گئے بنجارے (سامونڈی)

8- دیکھو برسن لاگے نینا (پٹ دیپ)

9- دیکھ دیکھ نِت سنگھار (مالکونس)

10- جو ٹوٹ گئے وہ ناتے

11- لاؤ لاؤ سکھی ری رنگ لاؤ (بھیرویں)

12- جانے کہاں لایا رے کوئی نہ جانے (سِندھڑو)

13- دیپ سے دیپ جلے (ایمن)

14- سانجھ بھئی پھر ہوا اندھیرا (پوریا دھناسری)

15- پیا ناہیں آئے (جوگ)

16- رم جھم رم جھم نینا برسے (ملہار)

17- کاہے تڑپت ہو نیناں (باگیسری)

18- انوکھا لاڈلا (درباری)

19- میں تو چلی ایرے ری سکھیو (بابل)

20- تم سنگ نیناں لاگے

21- پیا ترس گئے مورے نین

22- بیری مورے نیناں

23- مورے نینوں کی بندیا

24- میں موسم کی پہلی برکھا

25- سپنوں کے جھیل کنارے

26- یہ رات ملن کی تھم جائے

لہروں لہر چلے ہریالی آنگن آنگن جائے
برکھا میں وہ اَمرتِ برسے گھر بگیا بن جائے

(اسد محمد خاں)

برکت کے لیے دادو دیال (پیدائش 1544' وفات 1606) کا ایک گیت لکھتا ہوں- یہ دادو پنتھ کے بانی تھے- ان کے ارشادات "وانی" میں درج ہیں جو 5 ہزار اشعار کا مجموعہ ہے- داود فنافی اللہ صوفی تھے کہتے ہیں :

جیوتِ ماٹی ہو رہو' سائیں ستکھُ ہوئے
دادو پہلے مر رہو ' پیچھے ملے سب کوئے

دادو دیال کا گیت:-

اجھوں نہ نِکسے پران کٹھور
درشن بنا بہت دن بیتے' سندر پیتم مور
چار پہر چاربوں جُگ بیتے' رین گنوائی بھور
اودھ گئے اجھوں نہیں آئے
کت ہوں رہے چت چور-
اجھوں نہ نکسے پران کٹھور

# باتیں

گیت میری پہلی محبت ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ پہلی محبتیں زیادہ دیر تک نہیں چلتیں۔
مجھے بھی باحسرت و یاس لوٹنا پڑا۔ میں نے گیت لکھنا چھوڑ دیا۔
وَجہیں بہت سی گنائی جا سکتی ہیں مگر میں کوئی عذر پیش نہیں کروں گا۔
دوسروں کی کہی باتیں سنائے دیتا ہوں:۔

○ لوگ کہتے ہیں "تم اب گیت نہیں لکھ رہے' شاید تخلیق کے سوتے خشک ہو گئے۔" (مگر میں دوسری اصنافِ ادب میں تو کچھ نہ کچھ کیے جا رہا ہوں)

○ لوگ کہتے ہیں "تمہاری لفظیات اور تمہارا idiom بہت نامانوس بلکہ alien ہے اس لیے زیادہ دور نہیں چل پائے۔' (واہ جناب! گیت کا گہوارہ پنجاب ہے' پھر ماں سنسکرت سے دونوں محترم زبانوں' سندھی اور پنجابی نے اتنا کچھ ورثے میں لیا ہے کہ سینتالیس برس پہلے جب میں مالوے بُندیل کھنڈ سے یہاں آیا تھا تو پنجابی ٹپّے' بولیاں اور گیت۔ سندھی وائیاں اور ابیات مجھے کتابی (اور اخباری) اردو کے مقابلے میں قریب تر اور کہیں زیادہ مانوس لگی تھیں ــــــ آج تک یہی حال ہے۔ تو پھر میری لفظیات اور idiom کم سے کم پنجاب اور سندھ میں نامانوس کیسے ہو سکتے ہیں؟)

○ لوگ کہتے ہیں۔ اور کچھ روز تک میں بھی اس شک شبے میں رہا۔ کہ گیت کے تنگنائے میں شاید وہ 'مضامینِ عالی' نہیں سما سکتے جنھیں میں اپنے بیان کی گرفت میں لانا چاہتا تھا اس لیے blah _ blah _ blah -' (میں کہتا ہوں! bullshit پچھلے ہزار سال میں کیسے کیسے دقیق مضامین اور کن کن گُڈھب موضوعات کو گیتوں میں نظم کر کے بڑوں نے انھیں لوک دانش کا حصّہ بنا دیا ہے۔ بھائی! کسی اور کو چلایئے۔ ہم کون سے ایسے freak موضوعات لے کے چڑھ دوڑے ہیں۔ وہی آدمی کی سرشاریاں اور دکھ ہی تو بیان کر رہے ہیں۔)

○ پھر لوگ یہ بھی کہتے ہیں اور شاید ٹھیک ہی کہتے ہوں گے کہ 'اسد محمد خاں! آپ میں دم نہیں تھا اس لیے میاں' جلد سانس پھول گئی سو اپنی کیسری رنگ بیاض لپیٹ کے دری کے بیرونی حاشیے پر جا بیٹھے ــــــ نکل گئے گیت کی سبھا سے۔'

یہ آخری بات میرے بھی دل کو لگتی ہے۔ شاید میں نے ہی نیم دلی سے گیت کا دامن تھاما ہو گا جو ساتھ چھوٹ گیا۔

خیر میں، یا کوئی بھی کیا کر سکتا ہے۔
کسی بڑے نے کہا ہے۔

جن ڈھونڈا تن پائیا گہرے پانی پیٹھ
میں بے چاری ڈھونڈن چلی رہی کنارے بیٹھ

مگر میں ان چند سطروں میں نہ ملنے کا ماتم کیوں کروں؟ گیتوں نے مجھے سرشار بھی تو رکھا ہے۔ میرے لڑکپن اور جوانی میں، میرے ادھیڑپن میں اور اس وقت بھی کہ جب میں ادھیڑ عمر سے آگے نکل چکا ہوں۔

اللہ انہیں بخشے، میری بیا (والدہ) جب موج میں ہوتیں تو سارا سارا دن گنگناتی گاتی رہتی تھیں۔ ان کے پسندیدہ گیت زیادہ تر 'سیکولر' ہوتے تھے۔ ۔ رین میری سوتنیا' رین بڑی بیرنیا'۔ لگ گئی رے مُنسارے کی نیند نین کجر والے گئی رے" یا "کِس بِس کوٹھریا میں اُنہِں جاگے بھنورا رے بتلا دو۔ جاو رے وہیں جاوو...... جاوو")

میں نے 'سیکولر' جو کہا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ حمدیں اور نعتیں نہیں گاتی تھیں۔ خوب خوب گاتی تھیں۔ مگر جس وقت خاندان کی دوسری بیگمات۔ میری خالائیں۔ چچیاں' پھوپھیاں۔ میلادِ اکبر میلادِ گوہر سے چمٹی ہوتیں تو میری ماں کچھ اس طرح کے گیت اٹھاتی تھیں ۔ بارو گھی کے دیے نا بھئے عبداللہ کے لالنوا۔

مجھے بھی اُس گرد و پیش کی رائج الوقت نعتیں رسمی اور پر تکلف سی لگتی تھیں مثلاً" جن میں' جنابِ آمنہ' کا نام نامی تو ضرور آتا تھا لیکن بہت formal انداز میں بڑی بڑی پیاری باتوں کو سیدھے سپاٹ طریقے سے بیان کر کے بس ثواب کما لیا جاتا تھا۔ وہ استغراق نہیں تھا جو بعد میں مجھے مثلاً" جامی علیہ الرحمہ کے وہاں ملا۔ مجھے تو اس وقت اپنی ماں کے گائے ہوئے بول ہی دل کے قریب دھڑکتے ہوئے لگتے تھے کہ۔

"بی بی آمنہ کے واری۔ متیا آمنہ کے واری۔ بل بل آمنہ مہتاری ... بارو گھی کے دیے نا..."
جی کرتا تھا گاتی ہوئی پٹھانیوں کے اس مسحور دائرے کے گرد کلکاریاں مارتے ہوئے ناچتا رہوں' بھئے عبداللہ کے لالنوا۔

تو یوں تھا کہ ان کی سریلی آواز نے ان کی سرس باتوں نے بہت پہلے ہی فیصلہ کر دیا تھا کہ مجھے گیت لکھنا ہوں گے۔ میں نے لکھے۔ دو ڈھائی سو گیت لکھے۔ ان میں سے اکاون یہاں درج کر رہا ہوں۔ بعض ان میں واقعی ٹھیک ٹھاک ہوں گے۔

خیر، جو ہوا۔ مگر میں اپنی پیا کی مترنم روح سے شرمسار ہوں کہ ان کے عطا کیے ہوئے اس سُر کو آگے تک نہ لے جا سکا۔ جی چھوڑ بیٹھا۔ اگلے صفحات میں دیکھ لیجے۔ جو بھی دکھانے لائق ہے بس اتنا ہی ہے۔

اسد محمد خاں

آدھی صدی سے زیادہ گزر گئی۔ بہت کچھ بھولتا رہا ہوں۔ بس ایک لوک گیت کی یہ لائن کہ ۔ لگ گئی رے عشارے کی نیند۔ یاد رہ گئی ہے یا ایک آہنگ رہ گیا ہے جسے بنیاد بناتے ہوئے میں نے "کس بس کو نحریا میں۔" خود ہی ایجاد کر لیا۔ اس کے حسن و قبح کا ذمہ دار میں ہوں کوئی اور نہیں۔ اس طرح ۔ بارو گمی کے دیے نامے عبداللہ کے لالنوا۔ یہ ایک لائن تو رواجی ہے۔ باقی لحاف میں نے آپ سجا لیا ہے۔ گر قبول افتد۔

## حمد

رات کی گہری ندیا سے ابھری سورج کی نیّا
دن کے اجلے ساگر سے اب پار لگائے کھویا
میرے اللہ میرے مولا

تو ہی کرے پار میری نیّا

تیرے بھروسے ہی گلزار پھولے
لہراتی موج اٹھے بادل کو چھولے
نام ترا لے لے کر پُروائی جھولے

تو ہی کرے پار میری نیّا

آنکھوں میں رنگ ترے کیسے اتاروں
بادل کی اوٹ بھلا کس کو پکاروں
صدیوں کے روپ تری گھڑیاں گزاروں

تو ہی کرے پار میری نیّا

سورج کو ہاتھ بڑھا من میں چھپالوں
کرنوں کے پھول سبھی ماتھے سجالوں
لہروں میں لہر بنوں موتی اجالوں

تو ہی کرے پار میری نیّا

## نعت رسولؐ

مرے بچھڑے میت ملا دو
مجھے اپنی ڈگر لگا دو
تم ہمئے جگت کے گوالےؐ
تم ہمئے امر اجیالےؐ

مری آن بان کے
دوجے دھیان کے
سارے بندھن ٹوٹے
مرے سارے بندھن ٹوٹے

مجھے اپنی اور بلالو
مجھے اپنا داس بنا لو
تم ہمئے جگت کے گوالےؐ
تم ہمئے امر اجیالےؐ

## نعت رسولؐ

سندر نام تہار نبی جیؐ سندر نام تہارو
آپؐ مرلیا، آپ بجیّا
آپؐ چندریکا، آپؐ بدریا
ساگر نام تہار نبی جیؐ
سندر نام تہارو
سدا رنگ توری سرسوں پھولے
دوار بسنت ہنڈولا جھولے
جنم جنم توری باجے رے بنسی
ساگر نام تہار نبی جیؐ
سندر نام تہارو
نام کریم، دو جگ کے دیالو
نام چندن سا پایو
نام جپیں رے تورا سب نرناری
داس اسد گُن گایو
اسد بھی خوب نصیا لایو
نام جپیں رے تورا انتر یامی
نام محمدؐ پایو نبی جی نام محمدؐ پایو
ساگر نام تہار نبی جی سندر نام تہارو

ندیا اور پتوار اسی کے اور اسی کے نیارے
پھر طوفان سے ڈرنا کیسا مولا آپ کھویارے

کھیت بگیچے سب مولا کے ہم ہیں اُس کے ہاری
خون پسینہ دھرتی مانگے دھرتی لاج ہماری
اپنا کام ہے محنت کرنا جان لڑا دو بھیارے
پھر طوفان سے ڈرنا کیسا مولا آپ کھویا رے

لہروں لہروں اپنی چاندی پربت پربت سونا
چندا کے آنچل سے اجلا گھر کا کونا کونا
سورج کو شرماتی جائے آج ہماری نیارے
پھر طوفان سے ڈرنا کیسا مولا آپ کھویا رے

## اُلھینا

سیّاں رے سیّاں ڈھونڈیں کہاں بولو
کہاں جا بسے مورے من کے بسیّا

نا کوئی سنگی، نا کوئی ساتھی
نا مورے سنگ کے کھلیّا
سیّاں رے

نا موری بانی نا موری بینا
نا مورے بس میں بجیّا
سیّاں رے

تم مورے سائیں، تم مورے داتا
تم ہی بھئے جیون کے کھویا
سیّاں رے

## یمن کلیان (شاہؒ جو سر)

یار میرے گھر آتے ہیں
دل دار میرے گھر آتے ہیں

اس در کا صندل مہک اٹھا ساون کی آون جاون سے
دیوار پہ اتری رنگ دھنک' پھر چوباروں پہ دیپ جلے
باہر کے شور سمندر میں کسی آہٹ کے مہتاب چلے
اس چھت کے نیچے شام ڈھلے اک سرگوشی کے پھول کھلے
پھر بھیگی بھیگی شاخوں سے کنچن کی مدرا جھرتی ہے
پھر خوش بو سے بورائی ہوا میرے آنگن بیچ اترتی ہے
پھر ساون کے گھن گرج رہے ترے امبر کی انگنائی میں
یا مست الست فقیر تیرے پھر تیری ہی مہما گاتے ہیں

## سامونڈی (شاہؒ جو سر)

موہے چھوڑ گئے بنجارے
ندیا پار کھڑی
اس پار کھڑی میں پنتھ نہاروں
سگرا آنگن روج بُہاروں

لوٹ رہے سب سنگی ساتھی
لوٹ رہیں سب ناویں
کیا جانے کیوں رستہ بھولے
کون کہے کب آویں

لہروں کی سنگت میں آیل
پَوَن چلے مد ماتی
پُروا کے سنگ جاگے ندیا
دیپک کے سنگ باتی

**پٹ دیپ**

دیکھو برسن لاگے مینہارے
مینہارے ساون کے آج
جھلمل ناچ رہے رنگ گگن کے آج

آؤرے بن بن کویل ڈھونڈے
نس دن کرت پکار
سات سرودر سرگم برسے
نت نت پڑے جو پھوار
تال کنول سب جل تھل جھومیں
جس رُت ملن ہمار

## مالکونس

دیکھ دیکھ بنت سنگھار رُت بسنت آئے
جھوم جھوم ناچ ناچ انگ انگ گائے

خواب کی ترنگ میں جو ناچنے لگی کرن
بار بار نیند سے یہ جاگنے لگے نیَن
نین میں گلاب بیلا چندر کرن پھولے
ڈار ڈار پینگ بھرے مست مست جھولے

کون سی امنگ میں یہ کھل رہی کلی کلی
بادلوں میں کون ہے یہ کس لیے ہوا چلی
رنگ کیوں چھلک پڑے ری مدھ بھری بہار کے
دن ابھی تو آئے ہیں یہ روپ کے سنگھار کے

مند مندی سُگندھ بانٹنے لگی گھٹا
دور دور تک کے پکارتی چلی ہوا
پربتوں کے آس پاس کس لیے ٹھہر گئی
کس لیے ٹھہر گئی یہ پالکی بہار کی

جو ٹوٹ گئے وہ ناتے
کس کارن ساتھ نبھاتے
تم آپ جنم کے پیاسے
تم ڈگر چلے انجانی
اور آنسو آگ نہ پانی
بھلا کس کی پیاس بجھاتے — ٹوٹ گئے وہ ناتے

سب سمے کے دھاگے ٹوٹے
سب سانجھ سویرے جھوٹے
یہ نگری چھاؤں نہ دے گی
کوئی دوجا نگر بساؤ
چلو رین بھئی سو جاؤ
کیا روتے ہو کیا گاتے — ٹوٹ گئے وہ ناتے

گئے سمے کو انگ لگائے
کوئی سپنا تمہیں بلائے
مت کہو کہ رات کٹھن تھی
مت کہو کہ دن تھا بھاری
گئی رین چندن سی ساری
دن بیتا گاتے گاتے — ٹوٹ گئے وہ ناتے

## بھیرویں

لاؤ لاؤ سکھی ری رنگ لاؤ
نگن رنگ لاؤ
ہمیں بھی رنگ ڈارو

چپ چپ رہتے سب دن بیتے
کا سے کہوں کوئی بات نہ سمجھے
سن ایے ری سکھی
کہہ دے ری سکھی
پھر کویل شور مچائے

مہک اٹھی پھر تن پھلواری
جھوم رہی پھر ڈاری ڈاری
سن اے ری سکھی
کہہ دے ری سکھی
وہی ساون کے دن آئے

## سندھڑو داستان عمر مارئی

کیکر چھوڑے نہ چُونری جانے نہ دے کوھوں دیس
تھر کی سنگت عمر کوٹ میں آٹھ پہر چُوہوں دیس

جانے کہاں لا یارے کوئی نہ جانے کہاں لا یارے کوئی بھی نہ جانے

آئی کہاں سے جانا کہاں رے
دور بسورے ملیر
مارو تو بچھڑے سومرو بیری
کون بندھائے دھیر دور بسورے ملیر
بِرہا کے بادل گھن گھن گرجیں
کانپن لاگے مری
نین مورے بت برکھا برسے
بوندن بوندن تیر دور بسورے ملیر
تھر کے ببول بے آنچر لاگا
گا گر چھلکے رے نیر
اے رے عمر تیرا ریشم چاندی
آگ، زہر، زنجیر دور بسورے ملیر

## ایمن

دیپ سے دیپ جلے سکھی ری
من میرو مسکائے ہے

نینن پیار کی سرسوں پھولے
دوار بسنت ہنڈولا جھولے
رت بدلی دن بیتے کالے
داتا کے سب روپ نرالے — دیپ سے دیپ جلے

مہک رہی سگری پھلواری
کوئل کوکے ڈاری ڈاری
جل تھل ساگر، ندیاں، نالے
داتا کے سب روپ نرالے — دیپ سے دیپ جلے

رس برساتا آیا چندا
رم جھم . رم جھم اتری برکھا
سات سُروں کی مالا ڈالے — دیپ سے دیپ جلے

## پوریا دھناسری

سانجھ بھئی پھر ہوا اندھیرا من پھر ڈوبا جائے
میں دکھیاری برہا کی ماری پریتم تم نہیں آئے

گھور اندھیری راہ نہ سوجھے
کوئی کدھر کو جائے
پھن پھیلائے رات کی ناگن
پگ پگ ڈستی جائے
پریتم تم نہیں آئے

چاند ستارے' نین بچارے
درس بنا کمہلائے
کٹتا جائے جیون پل پل
سانجھ سکارے ہائے
پریتم تم نہیں آئے

گہری رین کا گہرا جادو
جادو ٹوٹ نہ پائے
اپنے دوار نہ برکھا آئی
پت جھڑ ہنسی اڑائے
پریتم تم نہیں آئے

## جوگ

پیا ناہیں آئے جیا گھبرائے
یاد میں اُن کی نین جلائے

بَین سنائے بَن بَن گائے
سانجھ سویرے نیر بہائے
کونج اکیلی اب کِت جائے
پیا ناہیں آئے

روٹھے تو روٹھے کون منائے
کون ہنسائے کون رلائے
رت کوئی دُوجی اب کے نہ آئے
پیا ناہیں آئے

رَین ستائے دن ترپائے
برہن کیسے دکھ بِسرائے
جیون ڈوری کٹتی جائے
پیا ناہیں آئے

## ملہار

رم جھم رم جھم مینہا برسے کویل کوکے ڈار پے

ساجن ساجن رٹتی جاؤں
پل پل ناچوں نِس دن گاؤں
من ہی من میں کیوں دہراؤں
مکھڑے میگھ ملہار کے

دھرتی جھومے بادل ناچیں
جل تھل دیکھیں پیاسی آنکھیں
مہکے پَوَن مہکائیں راتیں
گجرے ہار سنگھار کے

بھیجتے نینن سپنے آئے
تن من میں ہریالی چھائے
اُمڑ گھُمڑ کے بدری لائے
کتنے رنگ بہار کے

## باگیسری

کاہے ترپت ہو نیناں
ہری اور پیو آج آئے ہیں
ایسے بسانا بس ہی جائیں رے نیناں
اُن کی یاد میں بیتی گھڑیاں
دن بیتے اور بیتیں رتیاں
ایک جھلک پر جیون وارا
کس کس کو سمجھانے جائیں رے نیناں

بات کریں یا دیکھیں اُن کو
یا پلکوں سے چھو لیں اُن کو
اُن کے درس کی اِس اگنی میں
ڈر لاگے ہے جل نہ جائیں رے نیناں

## انوکھا لاڈلا (درباری)

"انوکھا لاڈلا کھیلن کو مانگے چاند"
کیسی انوکھی بات رے
تن کے گھاؤ تو بھر گئے داتا
من کا گھاؤ نہیں بھر پاتا
جی کا حال سمجھ نہیں آتا
کیسی انوکھی بات رے
انوکھا لاڈلا

پیاس بجھے کب اک درشن میں
تن سلگے بس ایک لگن میں
من بولے رکھ لوں نینن میں
کیسی انوکھی بات رے
انوکھا لاڈلا

جس پہ نہ بیتی وہ کب جانے
جگ والے آئے سمجھانے
پاگل من کوئی بات نہ مانے
کیسی انوکھی بات رے
انوکھا لاڈلا

## بابل

میں تو چلی ایے ری سکھیو بدیسوا
اپنی سہیلیوں سے دور
بابل کی گلیوں سے دور

کاہے کو انگنا میں جھالے برسے
اس بار کاہے کو بادل گرجے
بتلاؤ کس کاج چمکے بجریا
کاہے کو ناچیں مئیور
بابل کی گلیوں سے دور

انجان گلیوں میں سونی دوپہریں
سونی دوپہروں میں دکھ آن گھیریں
یادوں سے آباد گھر میں سہیلو،
ڈھونڈوں گی تم کو ضرور
بابل کی گلیوں سے دور

ملنے جو آئیں تو پلکیں بچھاؤں
سو بار روٹھیں میں رو رو مناؤں
بھیا بہن مورے شیشے کی گڑیاں
کیسے کروں چور چور
بابل کی گلیوں سے دور

تم سنگ نیناں لاگے      مانے نہیں جیارا
پیا پیا بولے پیا،      من کا پپیہارا

اتنا بتا دو کاہے رت گئی بندیا
تم ہی کہونا پیا بکت گئی بندیا

سجن مناؤں کیسے      مانے ناہیں جیارا
پیا پیا بولے پیا      من کا پپیہارا

سپنوں میں آؤ پیا      کہوں ساری باتیں
رو رو گزاریں پیا      کیسی کیسی راتیں
تم کو بھلاؤں کیسے
مانے ناہیں جیارا
پیا پیا بولے پیا      من کا پپیہارا

پیا ترس گئے مورے نین رے
آجاؤ آجاؤ رے
ساون آیا تم نہیں آئے

برکھا جو اب کے آئی اکیلی
من میں نہ پھولے چمپا چنبیلی
بدری جو آئے جی کو جلائے
آئے جو چندا آگ لگائے
پیا ترس گئے
پی کے ملن کا سپنا میں دیکھوں
سپنا جو ٹوٹے من میں یہ سوچوں
پھر سے یہ سپنا آئے نہ آئے
آس کی ڈوری ٹوٹ نہ جائے
پیا ترس گئے

بیری مورے نیناں
کاہے کو جگائیں
ساری ساری رتیاں

من کے میت سے کہنا سکھیو ساون کے دن آئے
بوندن بوندن بان چھپے رے من چھلنی ہو جائے
ڈال ڈال پھر کویل بولے نیناں جل بھر لائے
بیری مورے نیناں

مہکے چمپا اور چنبیلی بگیا مہکی جائے
جھلمل جھلمل چمکے ندیا پُروا گیت سنائے
نین ادھورے سپنے آئیں من سمجھے تم آئے
بیری مورے نیناں

بیرن رُت کا گہرا جادو، جادو ٹوٹ نہ پائے
گھور اندھیری راہ نہ سوجھے کوئی کدھر کو جائے
چاند ستارے نین بچارے درس بِنا کُرلائے
بیری مورے نیناں

"جو میں ایسا جانتی کہ پیت کیے دکھ ہوئے

نگر ڈھنڈورا پیٹتی کہ پیت نہ کیجو کوئے"

مورے نینوں کی نندیا لوٹ لئی مورے بانکے رسیلے سانوریا

مورے ماتھے کی بندیا لوٹ لئی مورے بانکے رسیلے سانوریا

موہے نینوں کا کجرا سوہے نہ

موہے پھولوں کا گجرا سوہے نہ

آجا پونم کا چندرا سوہے نہ

موہے سکھیاں پکاریں باوریا

مورے بانکے رسیلے سانوریا

موہے بدری کی گھن گھن مار گئی

موہے پایل کی چھن چھن مار گئی

آجا آجا رے جیون ہار گئی

گوری کب تک سہارے گا گریا

مورے بانکے رسیلے سانوریا

آجا چمپا کی رت من موہنی

آجا ٹیسو میں رنگ لئی اوڑھنی

تو ۰ ہے بن بن پکارے مورنی

جیسے گردھر کی بے کل بانسریا

موہے بانکے رسیلے سانوریا

کونپل سورج سے رس مانگے دھوپوں دھوپ نہائے
تاروں کا سنگیت سنے تو کلی پھول بن جائے

میں موسم کی پہلی برکھا
شاخوں سے گزرتی نرم ہوا
پھولوں کی مہکتی پرچھائیں
پتوں پہ برستی شبنم ہوں
میں سرگم ہوں

میں سات سروں سے بجی دھنک
پربت سے پہنچی جھیل تلک
مری موج موج ارمان بھری
میں جھلمل کرتی ندیا ہوں
میں سپنا ہوں

کبھی چاند کرن کبھی مدھر پَوَن
کبھی جھیل میں ہنستا نیل گگن
میں رات کی گہری سرگوشی
میں شام کا گھایل پنچھی ہوں
میں تتلی ہوں

سپنوں کے جھیل کنارے
تم نیل کنول بن جانا
پل پل مہکاتی آنا
اور ہنستی گاتی رہنا سپنوں کے جھیل کنارے
ہم سے مت روٹھی رہنا

دل کے اجلے آنگن میں
بس روپ دھنک بن جانا
سب رنگ رچاتی لانا
اور ہنستی گاتی رہنا دل کے اجلے آنگن میں
ہم سے مت روٹھی رہنا

لو بادل گھر گھر آئے
بَن کی کویل بن جانا
سکھ بول سناتی آنا
اور ہنستی گاتی رہنا لو بادل گھر گھر آئے
ہم سے مت روٹھی رہنا

یہ رات ملن کی تھم جائے جب نین تمہارے بات کریں
اس پل کی ٹھنڈی چھایا میں ہم ساتھ جئیں ہم ساتھ مریں

یہ پھول نہیں یہ سپنے ہیں
یہ خواب ہمارے اپنے ہیں
ان پھولوں سے جھولی بھر لیں
ان لمحوں کو آباد کریں

جب رات کی ندیا بہتی ہو
اور چاند کا جادو چلتا ہو
چپ بیٹھے من کی بات سنیں
یا دھیمے دھیمے بات کریں

کیا الجھی الجھی باتوں سے
یہ سندر پل برباد کریں
کچھ بھی نہ کہیں اور چپ سادھیں
یا خواب سہانے یاد کریں

چاہت ہی تمھارا سرمایہ
چاہت ہی اکیلا دَھن ہے

کیا ہیرے موتی نیل کمل
کیا اونچے اونچے رنگ محل
فانوس اچھوتے خیالوں کے
یا مکھڑے پری جمالوں کے
سب آتی جاتی پرچھائیں
چاہت ہی اکیلا دَھن ہے

ایک پاگل رُت کی نرم ہوا
یہی گیت سنائے پیار بھرا
کیا روپ کرن کیا دَھن دولت
چاہت کے بِنا سب بے قیمت
سب آتی جاتی پرچھائیں
چاہت ہی اکیلا دَھن ہے

کبھی تو شام کے سائے میں دم لو
سوادِ خواب میں پَل بھر تو ٹھیرو

بگولے کی طرح اے میرے مہماں
بگولے کی طرح آئے گئے تم
گھڑی بھر کے لیے اے سایہ گستر
گھڑی بھر کے لیے اے میرے دلبر
بس اک پل کے لیے
آرام جاں
آرام کر لو
کبھی تو شام کے سائے میں دم لو

چلو دشت و جبل سے بستیوں سے دور ہم تم
گزرتی شام کی سب آہٹیں سرگوشیاں سن لیں
سمندر جاگتا ہے خضر ہے مہرباں ہے
چلو آؤ سمندر کے کنارے سیپیاں چن لیں
گزرتی شام کی سب آہٹیں سرگوشیاں سن لیں
گزرتے وقت کو مہمان کر لیں
گزرتی شام پر احسان کر دو

کبھی تو شام کے سائے میں دم لو
سوادِ خواب میں پل بھر تو ٹھیرو۔

کچھ قدم چلے ہو تم بھی
ہاں دیا ہے ساتھ ہمارا
کبھی کہو تو بات ادھوری
کبھی سنو تو دکھڑا سارا

جب مہک چلے پروائی
سب کہیں کہ برکھا آئی
تن سہے یہ آگ پرائی
اور جلے رے من بے چارہ

کہیں بجھا نہ دے یہی آنسو
کہیں جلا نہ دے انگارہ
پھر برس رہی کوئی بدلی
پھر چمک رہا کوئی تارا

رہٹ جنم کا پیاسا بھکشو رو رو نین گنوائے
خالی باسن ہاتھ سجائے مورکھ چلتا جائے

بدری اور مت دیکھ رے بھکشو
یہ بدری ساون کا جادو
ساون آتی جاتی چھایا
چھایا کام نہ آئے

بجھتے نین اک سپنا آئے
پور پور ہریالی چھائے
روم جھوم رت آئے بسنتی
سرسوں رنگ جمائے

کیسری رنگ اتارو رے جوگی
جوگیا رنگ اتارو رے
گوری کو پھول گلاب لبھائے
پھول گلاب لوہو رنگ
جوگی کو پھول گلاب سُہائے
کیسری رنگ اتارو

ٹیسو جو پھولے تو آنچ نہ آوے
گیندا جو پھولے بس آنکھ بھر آوے
پھول گلاب جلائے
پھول گلاب لوہو رنگ
جوگی کو پھول گلاب سُہائے
کیسری رنگ اتارو

آج تلک جو باٹ چلے جوگی
بھولو رے وا کی رِیت
آن بسے جوگی پیو کی نگری
لوہو سے لکھ دو گیت
گیت چلیں سب نین کہیں
پھر آج گلال اچھارو
کیسری رنگ اتارو

کیسری رنگ اتارو رے جوگی
جوگیا رنگ اتارو رے
گوری کو پھول گلاب لُبھائے
پھول گلاب لوہو رنگ
جوگی کو پھول گلاب سُہائے

"لالی مورے لال کی جت دیکھوں تت لال
لالی دیکھن میں چلی میں بھی ہوئے گئی لال"

گاؤ گاؤ کوی پریم وندنا
برکھا بگین آئی

تن من ساری ترشنا بھولے
سوم، کدم، گیندا بن پھولے
دھرتی راج سب ساج سجارے
برکھا بگین آئی
گاؤ گاؤ کوی پریم وندنا

سگری بھومی مہک اٹھی رے
بن میں کویل کوہک اٹھی رے
گگن منڈلی باجیں نگارے
برکھا بگین آئی
گاؤ گاؤ کوی پریم وندنا

پہلے گھاؤ کی کتھا سناتے کٹی رے ساری رین
دن نکلا اک موہنی مورت سجا گئی دو نین
اک یگ چلوں تو رین کھڑی رے
دوجے یگ اجیالا
کون باٹ نہیں گھور بزاشا
کس رستے نہیں جوالا
گہری رے ندیا دھیان دیس کی گھنی لماوس رین
دھیرج ڈور میں باندھ چلے کہیں ڈبو نہ دیں وہی نین

ماتھ سے اُترے دیر بھئی ری' اب چمک رہی نہ باس
یہ مرجھاتے پھول تو گوری اب رکھو نہ اپنے پاس

دُکھیاروں پر دَیا کرو ری گوری کوئی تو اِن کو روئے
کوئی تو اِن کو ماتھ سجاوے اب کوئی تو اِن کا ہوئے

کوئی تو اِن کا ہوئے
کوئی تو اپنا ہوئے

ہم کو تو اب یہی دان کرو ری گوری کب تک پھریں نراس
یہ مرجھاتے پھول تو گوری اب رکھو نہ اپنے پاس

ماتھ سے اترے پیو سے بچھڑے مل مل کتھا سنائیں
ہاتھ میں ہاتھ دیے ری دکھ جھیلیں ساتھ مرجھائیں

کوئی تو اِن کا ہوئے
کوئی تو اپنا ہوئے

جو پچھلے جنم میں گیت لکھے
انہیں سب ہی گاتے پھرتے تھے
کوئی لاج سے گوری کیوں مرنا
بتلاؤ نا؟
تمہیں ہنستا گاتا رام رکھے
لجونتی اور لجاؤ نہ اب گاؤ نا

دو نین جلائے کس کے لیے
یہ گیت سجائے کس کے لیے
کیوں گاتے پھرے بستی بستی
اور آج بھلا یہ چپ کیسی
بتلاؤ نا؟
تمہیں ہنستا گاتا رام رکھے
لجونتی اور لجاؤ نہ اب گاؤ نا

ان گیتوں کے دیپک بجھنے لگے
کوئی ان کی جوت جگاورے
کوئی گاؤ رے
ان سوتے جاگتے سپنوں میں
کوئی سرگم رنگ رچاؤ رے
کوئی گاؤ رے کوئی گاؤ نا

ان نینوں کے سنگ بجھے ہم تو
ان گیتوں کے سنگ چلے ہم تو
کوئی روکو نا،
کچھ کہہ دو نا
تمہیں ہنستا گاتا رام رکھے
لجونتی اور لجاؤ نہ اب گاؤ نا

---

حصول برکت کے لیے آخر میں کچھ لافانی بیت اور دوہے
نقل کرتے ہوئے اس مختصر
Exercise Book کو بند کرتا ہوں

کبیر:-

تال سوکھ کے پنھر بھیو ہنس کہیں نہ جائے
پچھلی پیت کے کار نے کنکر چن چن کھائے

سکھیا سب سنسار ہے کھاوت ہے اور سوئے
دکھیا داس کبیر ہے جاگت ہے اور روئے

ہاڈ جلیں جوں لاکڑی، کیس جلیں جوں گھاس
سب جگ جلتا دیکھ کے بھئے کبیر اداس

کبیر سریر سرائے ہے کیوں سوئے سکھ چین
کوچ نگارا سانس کا باجت ہے دن رین

آؤ پیارے موہنا پلک موند تو ہے لیؤں
نہ میں دیکھوں اور کو نہ تو ہے دیکھن دیؤں

اپنے اَچھے دِنوں میں ہم نے بھی اک سپنا دیکھا تھا
ہر دکھ ٹوٹا بلبلہ ہر سکھ پتھّر کی ریکھا تھا

دھرتی اپنی، ساگر اپنے، نیلا امبر اپنا تھا
کیسے دن تھے، کیسی راتیں، کتنا سندر سپنا تھا

ماتھے سورج مُکٹ سجا تھا، پھول بِچھے تھے پاؤں
خود کو راجہ اِندر کہتے بھُولے اپنا ناؤں

پر اب بھُولے راجہ جی سے کہے کوئی یہ بات
سُکھ کے سپنے جھوٹے بادل اُڑیں پوَن کے ساتھ

پَلک گرے تو اِس بستی پر پلک اُٹھے اِس گاؤں
سپنے کو تم پربت سمجھے سُکھ کو برگد چھاؤں

سپَن ہرن کی چوکڑی، سکھُ پونم کی اک رات
سپنے کس کے میت ہوئے ہیں سکھ کا کتنا ساتھ

آندھیاں آئینگی مجھ کو لے جائیں گی
دست گیری کرو دست گیری کرو
یہ تماشا کہ میں آندھیوں میں رہوں
اور بھٹکتا پھروں
یہ تماشا بھلا کب تلک

دست گیری کرو، دیکھو ایسا نہ ہو
اب جو بکھروں تو پیوندِ گل ہو رہوں
میں زمیں چاہتا ہوں زمیں
گل بدن!
آندھیاں مجھ کو لے جائینگی
جانِ من!

ریت اپنا تکلم، ہنسی، قہقہے، اپنی سرشاریاں
ریت رومال پر رنگ کے دائرے کاڑھتی انگلیاں
اور آنکھوں سے آنکھوں تلک روشنی کی ڈگر
آرزو کے نگر
ریت آفاق میں گونجتی ہر صدا
اور ہَوا اور خدا
سو خداوند کی حمد گاتے رہو
روشنی کے کنول آج کُملا گئے
ہم سَرابوں کی تعزیر سہتے ہوئے
ریت کے شہر سے ریت تک آگئے

تم کیا اُجول سپنا تھیں
تم آئیں تو اس ہر دے کا پل پل جلتا شمشان بجھا
تم آئیں تو من کٹیا میں شیتل کرنوں کے کنول کھلے
تم سرس وتی کا درشن تھیں
تم گوکل بن کی مرلی تھیں
تم ہار سنگھار کی ڈاری تھیں
تم آئیں میں نے گیندے کے سب سوکھے پھول سمیٹ لیے
پھر اپنی راج کٹی سے پرے ایک اونچے پیڑ پہ رکھ آیا
جب بھادوں کی گھنگھور گھٹا اِس اونچے پیڑ پہ برسے گی
یہ لمحوں کی سڑتی لاشیں، یہ ٹوٹے وچنوں کی لڑیاں
سب پتی پتی ہو ہو کر
جل دھارا میں بہہ جائیں گی
بہہ جائیں گی
اور ساگر سے مل جائیں گی۔

## (بہ طرزِ آلہا اودل)

دیس مالوے برکھا آئی رَتیاں مَدھ برسائیں
اِندر دھنش پہ میگھ براجے گھن گھن گھن گھن گائیں
تال، کنویں، گوری کے نیناں رُت سنگ چھلکے آئیں
بوندن بوندن بان چھپے رے ہم چھلنی ہو جائیں
دیس مالوے .....

کدم کی ڈار پہ مینا بولے نیناں جل بھر لائیں
جھڑبیری کے چنچل کانٹے من چُنری الجھائیں
تال کمل موتی کی لڑیاں تھال سجا کر لائیں
کون نگر بن باس بِسدھارے جگ جگ بیتت جائیں
آؤ اسد جی سُکھ کی گھڑیاں تمرُے سَنگ بِتائیں
دیس مالوے .....

مور، ٹیٹری، دھوبن چڑیا بَن بَن اُڑتی جائیں
پگ پگ ڈھونڈیں پنکھ پکھیرو تمری سُرت نہ پائیں
کمل گئے، اندھی آنکھوں سے ڈھونڈ ڈھونڈ تھک جائیں
کون نگر بن باس بِسدھارے جگ جگ بیتت جائیں
آؤ اسد جی سُکھ کی گڑیاں تمرُے سَنگ بِتائیں

دیس مالوے برکھا آئی تمرُے سَنگ بِتائیں
رہٹ رہٹ اپنی ہی دُھن میں آلہا اُودلَ گائیں
گلیوں گلیوں رنگ اُچھاریں ہوری سنگ مُسکائیں
دیس مالوے ...

تلسی، لچھیا، چندن موسی دوڑی دوڑی آئیں
آورے بھیّا راکھی باندھیں ماتھے تِلک لگائیں
لنگی ناچیں، سوانگ بھریں سب بیتا رہس رچائیں
دکھ سکھ بھولیں، امبر چھولیں پیت کی جوت جگائیں
دیس مالوے ___

---

حضرت بو علی شاہ قلندرؒ کا ایک دوہا اور ایک نیگرو فوک سونگ نقل کر رہا ہوں
دیکھیے دو الگ دنیاؤں، دو زمانوں کے بیچ ایک مشترک خیال نے کیسا پل کھینچ
دیا ہے۔
بو علی شاہ قلندر فرماتے ہیں:

سجن سکارے جائیں گے اور نین مریں گے رونے
بدھنا ایسی رین کی بھور کبھی نہ ہونے

نیگرو فوک سونگ اس طرح ہے:

I HATE TO SEE DE EVENIN' SUN
GO DOWN.
HATE TO SEE DE EVENIN' SUN
GO DOWN.
'ÇAUSE MY BABY HE DONE LEF.
DIS TOWN.

تلاش کرتے رہو ڈھونڈتے رہو وہی نام
وہ نام آگ ہے جوگی، وہ نام گنگا جل
اسی کی آنچ میں کِھل جائیں گے تمہارے کنول
تلاش کرتے رہو

وہ نام میں نے سنا سر پھری ہواؤں میں
وہ موج بن کے اٹھا بحر کی صداؤں میں
وہ نام مجھ پہ کُھلا یاس کی گھٹاؤں میں
وہ نام دن کا بھروسا وہ نام رات کا چین
تلاش کرتے رہو

جو اس تلاش میں پھرتے ہوئے یہ دن ڈھل جائے
طویل رات کی تنہائیوں میں سو رہنا
اداس رات میں کچھ دوسرے الم سہنا
مگر کہ رات ابھی دور ہے، تلاش کرو
تلاش کرتے رہو ڈھونڈتے رہو وہی نام

رات آئی تھی سو بیت گئی
یہ سورج ڈوب نہیں سکتا

ہر پل ہر آن چمکتا ہے
یہی گلیوں میں بازاروں میں
یا پھول سمان مہکتا ہے
جلتے بجھتے انگاروں میں
یہی آنکھوں آنکھوں روشن ہے
یہی سورج اپنا بندھن ہے
یہ سورج ڈوب نہیں سکتا

یہی سورج راہ دکھاتا ہے
میرے مانجھی کو مرے ہاری کو
یہی سورج آن جگاتا ہے
مری ندیوں کو پھلواری کو
یہی سورج راہ دکھائے گا
سب آنے والی نسلوں کو
یہ سورج ڈوب نہیں سکتا۔

زمیں کی گود رنگ سے امنگ سے بھری رہے
خدا کرے سدا یہ روشنی رہے

دلوں میں کوئی خواب تھا بسا ہوا
نظر میں اک گلاب تھا چھپا ہوا
عجب بہار میں کھلا وہ پھول ماہتاب کا
یہ تازگی، یہ زندگی، یہ چاندنی
خدا کرے سدا یہ چاندنی رہے

حسین تر ہو پیرہن بہار کا
بلند تر ہو نام اس دیار کا
یہ راستے سجے رہیں یہ پھول بَن کِھلے رہیں
یہ مدھ بھری کلی کلی یہ زندگی
خدا کرے سدا ہری بھری رہے

خدائے مہرباں کی یہ نشانیاں
رواں دواں یہ رنگ رنگ بدلیاں
وہ بدلیوں کی اوٹ سے پکارتی ہے کہکشاں
یہ بدلیاں، یہ آسماں، یہ کہکشاں
خدا کرے یہ کہکشاں سجی رہے

موج بڑھے یا آندھی آئے دیا جلائے رکھنا ہے

گھر کی خاطر سو دکھ جھیلیں گھر تو آخر اپنا ہے

بال بکھیرے اُتری برکھا

روپ لٹاتا چاند

یا پل بھر کو آٹھی آندھی

تارے پڑ گئے ماند

رات کٹھن یا دن ہو بوجھل ہنستے گاتے چلنا ہے

گھر کی خاطر سو دکھ جھیلیں گھر تو آخر اپنا ہے

لہروں لہروں اُترا سورج

بستی بستی روپ

جاگ اٹھے ترے موتی مونگے

ناچ رہی کیا دھوپ

ناؤ بڑھا پتوار اٹھا پھر سات سمندر متھنا ہے

گھر کی خاطر سو دکھ جھیلیں گھر تو آخر اپنا ہے

باندھیں تو یہی بندھن باندھیں یوں جینا کس کام
جئیں تو اس دھرتی کے ناتے مریں تو اس کے نام

شام ڈھلے مدھ بھری چاندنی
اپنی سیج بچھائے
سورج آئے گلیوں میں پھر
بگیا سی لگ جائے
یہاں سویرا پھول کھلائے، رس برسائے شام
جئیں تو اس دھرتی کے ناتے مریں تو اس کے نام

دیواروں پر دھنک جگائیں
ست رنگی برساتیں
بجلی چمکے جیسے سکھیاں
گھر کے دیے اُجالیں
یہاں سویرا پھول کھلائے رس برسائے شام
جئیں تو اس دھرتی کے ناتے مریں تو اس کے نام

بہار اپنے ساتھ ہے
دھنک ہے آسمان پر
کہ روشنی کا ہاتھ
اپنے ہاتھ ہے

نئے دیے جلائیں گے
کرن وہ آفتاب سے
زمیں کے نام لائیں گے
یہ دل نواز بستیاں
یہ راستے سجائیں گے

کھلا ہوا گلاب ہے
یہ جاگتی بہار کا
کوئی حسین خواب ہے
یہ زندگی کی دھوپ میں
بسنت کا جواب ہے

اب آؤ یہ جشن کریں
سدا یہ مہر و ماہ سے
چراغ جاگتے رہیں،
سجی رہے یہ انجمن
یہ پھول بَن کِھلے رہیں

آج کے دن کہ ہر دن دعا ہے یہی
اب دعا ہے یہی
جب تلک چاند سورج ستارے رہیں
جگمگاتے رہیں اپنے دشت و دمن
اپنے شہر اپنے بن
آج کے دن کہ ہر دن دعا ہے یہی
اب دعا ہے یہی
گنگناتی رہیں تیز رو ندیاں
اور چمن در چمن اپنے سرو و سمن
اپنے چمپا چنبیلی مہکتے رہیں
آج کے دن کہ ہر دن دعا ہے یہی
اب دعا ہے یہی

یہ دھرتی کے چھیل چھبیلے
ندیوں کے یہ کنول سجیلے
کہساروں کی آن
یہ ماجھی یہ کسان

لہروں کے دل شاد اِنھی سے
چوپالیں آباد اِنھی سے
اِن سے وطن کی شان
یہ ماجھی یہ کسان

یہ خوشحال و فرید کی دولت
شاہ لطیف کو اِن سے الفت
یہ سچّل کی جان
یہ ماجھی یہ کسان

یہ رات جھومنے لگی
کہ آگئی بجی بنی
وہ پالکی بہار کی
گلوں کے کارواں لیے

نئے دنوں کی دھوپ میں
برَن برَن کے پھول ہیں
حسین رنگ روپ میں
ہزار داستاں لیے

ہوا جو بھید پا گئی
تو پھول بنَ سجا گئی
کہ لو بسنت آگئی
حسین کہکشاں لیے

بسنت کی سہیلیاں
یہ رنگ رنگ بدلیاں
بتاؤ جائیں گی کہاں
گلوں کے کارواں لیے

ایک گیت میجر سید اقبال جواد شہید (ستارۂ جرأت) کے نام جنہوں نے 10 دسمبر 1971ء کو چھمب سیکٹر میں دریائے توی کے پار شہادت پائی۔

مت سمجھو ہم نے بھلا دیا
یہ مٹی تم کو پیاری تھی
سمجھو مٹی میں سلا دیا

یہ پھول برس جو بیت گئے
ان گل برسوں کا اک اک پل
ہم نے تم سے آباد رکھا
ہر لحظہ تم کو یاد رکھا

تم جن سے ہمیشہ قریب رہے
ہاں ان کے قریب تو آج بھی ہو
جن لوگوں کو تم نے چاہا
تم ان کے حبیب تو آج بھی ہو

تم باپ ہو، بھائی ہو، بیٹے ہو
سرتاج بھی ہو
اور اپنے وطن کی لاج بھی ہو

سورج کی طرح کل بھی تھے
سورج کی طرح تم آج بھی ہو

میں وِندھیا چل کی آتما
مرے ماتھے چندن چندرما
مری مانگ سانجھ کی دھوپ
میں چترکار کا اُتم چتر
کلا کا اُتّم روپ

میری دھارا کے سب روپ جال
کہیں نربدیا کہیں کمل تال
میں بچھڑوں کا سنجوگ
تری روپ متیَ کا سکھ سپنا
سَتی کمل پتی کا سوگ

میرے کیکر سب ترے گھاؤ سیئیں
مرے پیپل دکھ کی دھوپ سہیں
ترے گھایل من کو بچائیں
مرے مور پنکھ مرے مِرگ نین
تری سُونی سبھا سجائیں۔

اسد محمد خاں
مختصر سوانحی خاکہ

پیدائش ۱۹۳۲-۹-۲۶، بھوپال (وسطی ہندوستان)
ابتدائی تعلیم بھوپال کے شاہ جہانی ماڈل ہائی اسکول میں پھر جناح کالج، سندھ مسلم کالج اور کراچی یونیورسٹی (شعبہ انگریزی)۔ ملازمت کراچی پورٹ ٹرسٹ میں تھی جہاں سے ریٹائر ہو کر اب کل وقتی لکھنے کا کام کر رہے ہیں۔
ٹیلی ویژن کے لئے انہوں نے کوئی دو سو گیت اور سو سے زیادہ کھیل تحریر کئے۔ اب تک ان کی تین کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ "کھڑکی بھر آسمان" نظمیں کہانیاں (۱۹۸۲)۔ "گیت اور نظمیں" (۱۹۸۵)۔ "برج خموشاں" افسانے (۱۹۹۲)۔ افسانوں کا مجموعہ "غصے کی نئی فصل" زیر اشاعت ہے۔
اسد محمد خاں کی تحریروں کا انگریزی، جرمن، فرانسیسی اور برصغیر کی بعض علاقائی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے عالمی ادب سے سو سے زیادہ نثری تحریروں اور کوئی تین سو نظموں وغیرہ کو اردو میں منتقل کیا ہے۔
فی الوقت اپنے ایک سوانحی ناول پر کام کر رہے ہیں۔

ISBN 969 - 441-022-3

Price:Rs.40